ردِّ قادیانیت

رسائل

- مولوی صدرالدین گجراتی !
- سبطِ نور
- محمد رفیق باجوہ
- ملک عزیزالرحمٰن گجراتی
- عزیز احمد ٹھیکیدار چک جھمرہ
- طاہر رفیق اختر
- شفیق مرزا
- ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی
- عبدالرحمٰن ڈیرہ غازیخان
- عبدالرب خان برہم

احتسابِ قادیانیت

جلد ۶۰

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد ساٹھ (۶۰)

مصنفین : مولوی صدرالدین گجراتی

محمد رفیق باجوہ

عزیز احمد ٹھیکیدار چک جھمرہ

شفیق مرزا

عبدالرحمٰن ڈیرہ غازیخان

سبط نور

ملک عزیز الرحمٰن گجراتی

طاہر رفیق اختر

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی

عبدالرب خان برہم

صفحات : ۶۴۸

قیمت : ۴۰۰ روپے

مطبع : ناصر زین پریس لاہور

طبع اوّل : دسمبر ۲۰۱۴ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

الذکر الحکیم نمبر ۶

(عرف)

کانا دجال

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی

نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ اکثر جھوٹے نکلتے ہیں۔ اکثر میں ذاتی مشیخت، کبریائی اور اغراض کا آمیز ہوتا ہے اور اکثر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہوتے ہیں۔

باب پنجم

قرآن مجید کی طرح براہین کے تیس برس

براہین احمدیہ کی نسبت مرزا قادیانی نے ۱۸۸۰ء میں شائع کیا کہ اسمیں تین سو بے نظیر دلائل سے قرآن مجید کی حقانیت وافضلیت ثابت کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص ان کا پانچواں حصہ بھی اپنی کتابوں میں دکھا سکے یا ہمارے دلائل کو ہی نمبروار توڑ سکے تو میں حلفیہ شرعی اقرار کرتا ہوں کہ اس کو دس ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ اس کی اشاعت کے لئے پانچ روپیہ قیمت رکھ کر پیشگی امداد چاہی۔ اس طرح پر جب کافی روپیہ وصول ہو یا تو اس کی اشاعت بند کر دی اور یہ ظاہر کیا کہ یہ کتاب تین سو جز تک پہنچ چکی ہے اور اس کی قیمت دس روپیہ اور پچیس روپیہ رکھ دی۔ جب بے حد انتظار کے بعد لوگوں نے تقاضے شروع کئے تو ایک عجیب اشتہار شائع کیا جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ ’’اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قران کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کی تیئیس برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالیٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈال دی تو اس میں کون سا حرج تھا اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا ہے تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی ہے۔ کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس روپیہ لئے گے اور جن سے پچیس روپیہ لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل جو مطبع ہو کر خریداروں کو دیئے گئے کچھ عجب نہیں۔ بلکہ عین موزوں ہے۔ اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ مگر پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق شور وغوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے پاس روانہ کر دے اور اپنی قیمت واپس لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کر دیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا۔ مگر ہم نے قیمت دے دی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر تیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا

شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالیٰ نے ہم کو فراغت بخشی۔"

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۷۷، ۸۷، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۸۶، ۸۷)

کیا کوئی شریف یا خبیث اور باحیا آدمی سفلہ اور کمینہ اور احمق اور دنی الطبع کہلا کر واپسی قیمت کا مطالبہ کر سکتا تھا؟ واپسی قیمت کا عجب اعلان ہے۔

تین سو نہیں صرف تیس

اب ناظرین انصاف سے اس اشتہار کی عیاریوں پر غور فرمادیں:

۱...... حیا اور دیانت اور اتقاء کا تو یہ تقاضا تھا کہ جب حد سے زائد براہین کی اشاعت میں دیر ہوگئی اور مرزا قادیانی اس کام کو نہ کر سکا تو معذرت کے ساتھ لوگوں کا روپیہ بلا طلب واپس کر دیتا اور ان کی پریشانی و مایوسی کی بابت معافی مانگتا یا افسوس کے ساتھ یہی ظاہر کرتا کہ جو صاحب پیشگی روپیہ عنایت فرما چکے ہیں ان میں سے جو اپنی امداد کو واپس لینا چاہیں ہمیں اطلاع دیں۔ بلکہ برعکس ان محسنوں کو جنہوں نے قبل از وقت کتاب کے بغیر امداد دی اور پھر بے حد انتظار کے بعد طلب حق کیا تو ان کو سفلہ، کمینہ، جاہل، دنی الطبع، احمق، سفیہ وغیرہ الفاظ سے پکارا گیا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ بہت ہی کم لوگوں نے ایسے الفاظ دیکھ کر مطالبہ کیا۔ قیمتی کتابوں کے خریدار عموماً اہل ثروت اور اہل دل لوگ ہوتے ہیں تو وہ عموماً کیوں مطالبہ کرنے لگے تھے۔ اس طرح دو چار فیصدی کو روپیہ واپس دے کر تین سو جز کی کتاب دینے کی بجائے تیس جز میں ہی فراغت حاصل کر لی۔ خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم وزیراعظم ریاست پٹیالہ نے صما، پانچ سو روپیہ (حقیقت الوحی) جیب خاص سے اور بہتر روپیہ اوروں سے جمع کر کے بھیجا تھا جو براہین کے حصہ دوئم میں شائع ہو چکا ہے اوروں کی رقومات شائع نہیں ہوئیں۔ جب وہ توہین حسین علیہ السلام کی بناء پر مرزا قادیانی سے سخت بیزار ہو گئے تو انہوں نے واپسی کا کوئی مطالبہ نہیں کیا۔

ساڑھے آٹھ ہزار

۲...... یہ جتلا کر کہ اکثر کو کتابیں مفت دی گئیں اور اکثر کو پانچ روپیہ اور آٹھ آنے میں سرخود بن بیٹھے۔ کیا عمدہ حساب ہے۔ جو کتاب براہین کی طرح کثیر الاشاعت ہو جو ستائیس برس میں چار دفعہ چھپ چکی ہے۔ اس کی قیمت پانچ سو صفحہ کے لئے آٹھ آنہ ہو سکتی ہے۔ پس اگر یہ مان لیا جائے کہ اوسطاً پانچ روپیہ ہی فی کتاب وصول ہوئے تو دو ہزار کتابوں کی قیمت دس ہزار روپیہ ہوئے۔ اگر پانچ فیصدی قیمت واپس کر دی گئی ہو تو دو ہزار میں سے سو اشخاص کی قیمت واپس ہوئی۔ یعنی کل پانچ سو روپیہ تب بھی ۹۵۵۰ زر روپیہ پس انداز رہے۔ اس حجم کی کتابوں پر دو ہزار

کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ صرف آ سکتا ہے۔ اس لئے یہ صرف نکال کر بھی آٹھ ہزار پانچ سو پچاس روپیہ پس انداز رہا۔ جو مخلوق خدا کی امانت ہے۔ یا تو حصہ رسد سب کو واپس ہونا چاہئے یا تین سو جزو جو عرصہ ستائیس سال سے حسب تحریر مرزا لکھے ہوئے پڑے ہیں۔ مکمل چھپ کر خریداران کو ملنی چاہئے۔

۳...... اس قدر روپیہ خورد برد کر جانا یا خریداروں کو خلاف عہد یہ کہہ کر ٹال دینا کہ اس قدر حصص کی قیمت پانچ روپیہ موزوں ہے۔ اگر بددیانتی اور بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے؟

۴...... پھر اگر حساب دینے بیٹھے تھے تو صحیح صحیح حساب کیوں نہیں دیا کہ کل براہین اس قدر چھپی۔ اس پر کل اس قدر صرف ہوا، مفت اس قدر گئی۔ پانچ روپیہ میں اس قدر، دس روپیہ میں اس قدر، پچیس روپیہ میں اس قدر، امداداً اس قدر، موصول ہوا کل اس قدر ادا کیا گیا۔ باقی اس قدر محسنین براہین احمدیہ کی امانت ہے۔ جس سے دنیا صحیح نتیجہ نکال سکتی کیا ایسا گول مول حساب پیش کرنا ابلہ فریبی اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟

۵...... اپنے اعلان میں یہ جتلایا کہ بعض نے کتابوں کو خراب کر کے بھیجا اور ہم نے قیمت ادا کر دی۔ مگر یہ نہ جتایا کہ آٹھ آنہ کی چیز کے بعض سے پانچ سو اور بعض سے سو سو روپیہ لیا۔

تنزیل قرآنی سے تشبیہ

۶...... ہر ایک انسانی معاملہ کو تنزیل قرآنی سے تشبیہ دینا، اگر گستاخی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا قرآن مجید کی نسبت پیشگی روپیہ وصول کر لیا گیا تھا؟ کیا قرآن مجید کی نسبت خریداروں کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اب اس کی طبع میں دیر نہ ہوگی؟ کیا آپ کی براہین کی طرح قرآن مجید آنحضرت ﷺ کی تصنیف تھا۔ کیا قرآن مجید تکمیل کو پہنچ کر ستائیس سال تک پوشیدہ رکھا گیا تھا؟ جب مرزا قادیانی خود اشتہار دے چکا کہ اس میں تین سو دلائل سے اسلام کی افضلیت کل مذاہب پر ثابت کی گئی ہے اور کتاب تین سو جزو کو پہنچ گئی ہے پھر اس تمام کو کیوں شائع نہ کیا گیا۔ اگر اس میں یہ حکمت نہیں کہ اس کی اشاعت سے اپنی لیاقت اور حقیقت کا دعویٰ طشت ازبام ہو جائے گا اور دس ہزار روپیہ انعام کے مدعی کھڑے ہو جائیں گے یا خریداروں کا ہضم کیا ہوا روپیہ اگلنا پڑے گا تو اور کیا مصلحت ہے؟

خدا نے وعدہ خلافی کرائی

۷...... پھر یہ ظاہر کرنا کہ خدا تعالیٰ نے کس مصلحت سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈال دی تو اس میں کیا ہرج ہے۔ کیا تین سو بے نظیر اور قوی دلائل کا پوشیدہ رکھنا جن سے اسلام کی افضلیت